پہلا سجدہ

تحریر: سویرا شہزادی

یہ دل اگر کسی کی محبت میں بکھرے تو کیوں نہ اللہ کی محبت میں سنور جائے؟؟

ایک عام سی لڑکی، نہ کوئی انوکھا خواب، نہ کوئی شاندار ارمان بس سادہ سی زندگی

کچھ خاموش خواہشیں اور ایک الجھا سا دل وہ۔ یونی ورسٹی کی طالبہ تھی اور دینا کی

رنگینیوں میں الجھی ہوئی اس کی زندگی کا ایک بڑا حصہ سوشل میڈیا، دوستوں اور

دکھاوے میں گزرتا تھا

بظاہر حنام کی زندگی بہت نارمل تھی یونیورسٹی، دوست، ہنسی مذاق ٹک ٹاک،

انسٹا گرام پر نئی تصاویریں نان سٹاپ چیٹ اور سٹیٹس---

سب کچھ تھا۔ لیکن اس کا دل پھر بھی سکون میں نہ تھا

ہر چیز موجود تھی

سوائے دل کے سکون کے

وہ گھر میں سب کی لاڈلی تھی

اس کے گھر میں بس حنام اس کی مامااور اس کے بابا رہتے تھے

اس کے والد شہر کے بڑے بزنس مین میں شمار ہوتے ہیں

اور اس کی ماما کا اپنا بوتیک ہے

جس نی وجہ سے آئے روز نیا فیشن وہ خود بھی کرتی اور حنام کو بھی کرواتی

حنام کے بھی کام بڑے گھروں کے دوست تھے اور

لیٹ نائٹ کلب اور پارٹیز تو عام سی بات تھی

وہ اپنی زندگی کو بہت اچھے طریقے سے گزار رہی تھی دنیا کی ہر چیز اس کے پاس تھی شروع سے ہی جو چیز منہ سے نکالتی فوراً پوری ہو جاتی

ہر چیز تھی پھر بھی اس کا دل اداس تھا

ناجانے کیا تھا اسکے دل کو کہ اداسی ختم ہی نہیں ہوتی تھی

اداسی کے ساتھ عجیب بے چینی رہتی

اکثر وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر خود سے پوچھتی

کیا واقعی میں خوش ہوں؟؟ یا خوش نظر آ رہی ہوں؟؟۔۔۔

حجاب اس کے لیے اولڈ فیشن چیز تھی

اس کی نظر میں دین بس ان کے لیے تھا جن کی عمر نکل گئی تھی

نماز وہ تو صرف امتحان یا رزلٹ کے دنوں میں ہی یاد آتی تھی

قرآن وہ تو بس رمضان میں مکمل ختم کرنے کے لیے کھولا جاتا تھا

مگر دل وہ بہت زور زور سے۔ بولتا تھا

حنام تم خود کو کھو رہی ہو

کبھی وہ یہ سب سوچ کر رونے لگتی مگر پھر چند دنوں بعد وہی محفلیں وہی روٹین

وہی مصروفیات اس کو واپس کھینچ لیتی

################################

یونی ورسٹی میں اس کی ایک دوست تھی جو کافی بدلی بدلی لگتی تھی

پہلے وہی لڑکی جو پارٹیز اور میوزک ڈانس میں اگے آگے ہوتی اب وہی نقاب لیتی

، جلدی کلاس ختم کر کے لائبریری چلی جاتی اور اکثر اس کے ہاتھوں میں اسلامی

کتاب ہوتی

اور وہ ایک مطمئن روح لگتی مکمل

حنام کو اسے دیکھ کر حیرت ہوتی کہ

ایسا کیا ہے اس میں جو وہ اتی مطمئن نظر آتی ہے؟

جبکہ وہ خود۔ فری ہو کر بھی بے چین تھی

###################

پھر ایک دن یونی ورسٹی میں روحانی تبدیلی کے موضوع پر سیمینار رکھا گیا

حنام نے بس دوستوں کے ساتھ مل کر مزے لینے کے لیے شرکت کی

لیکن وہ دن وہ الفاظ وہ لمحہ سب بدل گیا

اسٹیج پر آنے والا نوجوان آہل میر تھا

اس کا لہجہ

اس کی آواز میں سکون

اس کی باتوں کا وزن

اور الفاظ میں ایسا اثر تھا کہ حنام کی روح کانپ گئی

تم اللہ سے غافل ہو لیکن وہ تمہیں دیکھ رہا ہے

تم دنیا کی محفلوں میں ہو، مگر وہ تمہیں تنہائی میں پکار رہا ہے

ایک دن آئے گا جب سب چھین جائے گا

بس اللہ باقی رہے گا

تو پھر اسے ابھی سے کیوں نہ پا لیا جائے ؟؟؟

ــــــــ

حنام کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکل ائے

پہلی بار دل نے سرگوشی کی

یہی وہ بات تھی جس کا انتظار تھا

پہلا بیج بو دیا گیا تھا

باب دوم

پہلا سکون

" کبھی تم نے سجدے میں گر کر آنکھیں بند کی ہوں؟

اور پھر یوں لگا ہو جیسے دنیا تھم گئی ہو،

دل کی دھڑکنیں نرم ہو گئی ہوں،

اور کسی نے تمہیں تھام لیا ہو...

بس وہی لمحہ، اللہ کے قرب کا پہلا لمس ہوتا ہے۔"

اس دن سیمینار سے واپسی پر حَنام کچھ اور ہی تھی۔

نہ وہ دوستوں کے ساتھ usual گپ شپ کر رہی تھی، نہ ہنسی مذاق۔

دل عجیب سی سنجیدگی میں ڈوبا ہوا تھا۔

کمرے میں آ کر اس نے موبائل کھولا — مگر پہلی بار دل نہ ٹک ٹاک مانگا، نہ میوزک۔

دل نے صرف اتنا کہا:

"قرآن کھول... اللہ بول رہا ہے۔"

وہ دھیرے سے الماری کھولتی ہے، کچھ پرانی کتابوں کے نیچے رکھا قرآن نکالتی ہے،

جس پر اب تک گرد جمی تھی،

اور شاید اسی گرد میں اس کا دل بھی دب چکا تھا۔

"الف، لام، میم۔۔۔ یہ کتاب، جس میں کوئی شک نہیں... ہدایت ہے اُن لوگوں کے لیے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔"

(سورہ البقرہ: 2)

حَنام کا دل لرز گیا...

آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

وہ پہلی بار اپنے رب سے یوں جُڑ رہی تھی جیسے کوئی بچہ ماں کے سینے سے لپٹ جائے۔

اسی رات، اُس نے وضو کیا۔

دل میں ایک عجب سی گھبراہٹ،

پاؤں تھر تھر کانپ رہے تھے،

اور چہرے پر خاموشی کا پردہ تھا۔

وہ جائے نماز بچھاتی ہے—

اور پہلی بار دل سے کہتی ہے:

"یااللہ! میں آگئی ہوں، جیسی بھی ہوں، ٹوٹے دل کے ساتھ... بس تُو قبول کر لے۔"

سجدے میں اُس کا چہرہ زمین پر، اور دل عرش کی طرف تھا۔

"یااللہ! میں تھک گئی ہوں،

دنیا کی بھاگ دوڑ سے، جھوٹی مسکراہٹوں سے،

بے سکون دوستیوں سے...

مجھے واپس بُلا لے...اپنی طرف۔"

پہلا سجدہ...پہلا سکون۔

اب دن رات بدلنے لگے۔

اس کے اندر ایک نئی روشنی پیدا ہو گئی تھی۔

سورج طلوع ہونے سے پہلے وہ وضو کر کے رب کے سامنے حاضر ہوتی۔

تہجد میں بس یہی دُعا:

"یااللہ! تُو میرا ہو جا... اور مجھے اپنا بنا لے۔"

آہستہ آہستہ اُس نے انسٹاگرام ڈیلیٹ کر دیا۔

ٹک ٹاک کو الوداع کہہ دیا۔

عبایا خریدا، اور پہلی بار حجاب لینے کی نیت کی۔

دوستوں نے مذاق اڑایا، کہا:

"تو ٹھیک تو ہے؟ یہ اچانک نیکی کا کیا شوق چڑھا ہے؟"

مگر اُس کے چہرے پر صرف ایک پُرسکون تبسم تھا:

"مجھے رب کا شوق چڑھا ہے، اور وہ شوق دل کو سنوار رہا ہے۔"

اس کے پردے پر اسکی ماما نے بھی شور مچایا لیکن جب اس نے اثر نہ لیا تو وہ خاموش ہو گئ

البتہ اس کے والد نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا

لیکن کہ ان کو پتا تھا

میری بیٹی کرے گی تو اپنی مرضی پھر فائدہ

حنام کو گھر والوں کی طرف سے کوئی اندیشہ نہ تھا

اب وہ حنام، جو کبھی دنیا کی رنگینیوں میں کھوئی ہوئی تھی،

اب ایک نوری روشنی میں چل رہی تھی۔

"بدن ڈھالیے نپنے سے پہلے، دل کو ڈھانپا...

اور یہی اصل حجاب ہے، جو رب کے قرب کا ذریعہ بنتا ہے۔"

باب سوم

آزمائش کا لمحہ

"جب تم اللہ کے بدلتے ہو،

تو اللہ تمہیں آزماتا ضرور ہے،

لیکن وہ آزمائش تمہیں توڑنے کے لیے نہیں،

بلکہ تمہیں اپنے قریب لانے کے لیے ہوتی ہے۔"

حَنام کا بدلا ہوا انداز سب کو چبھنے لگا تھا۔

جو کل تک اُس کے قریبی تھے،

آج سوال کرنے لگے:

"کیا اب تُو بزرگ بن گئی ہے؟"

"یہ سب دکھاوا ہے، دو دن کی بات ہے!"

دوستیاں چھوٹنے لگیں۔

وہ محفلیں جہاں وہ سب کے بیچ چمکتی تھی،

اب اُسے سنّاٹا لگنے لگا۔

وہ ہر دن یونیورسٹی میں تنہا رہتی۔

کلاس کے بعد کسی کے ساتھ بیٹھنے کی ہمت نہ رکھتی۔

حتیٰ کہ وہ کینٹین جہاں وہ کبھی قہقہے لگاتی تھی،

اب وہاں صرف خاموش چائے پی کر نکل آتی۔

ایک دن اُس کی سب سے قریبی دوست نے اُس کے سامنے کہا:

"حَنام! تو بہت بور ہو گئی ہے،

ہمیں وہ پرانی حَنام واپس چاہیے!"

حَنام کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی،

لیکن دل میں آنسوؤں کا طوفان تھا۔

اُس نے بس اتنا کہا:

"میں وہی ہوں، بس اب خود کو پہچان چکی ہوں۔

جسے تم پرانی کہتے ہو، وہ تو کھوئی ہوئی تھی...

اور جو اب ہے، وہ اپنے رب کو پا چکی ہے۔"

اب وہ اکثر لائبریری میں بیٹھی قرآن پڑھا کرتی۔

وہ آیات جو پہلے صرف "تلاوت" لگتی تھیں،

اب جیسے اس کے دل سے باتیں کرتی تھیں۔

"صبر کرو... بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

(سورہ البقرہ: 153)

اس کے دل کو گویا کوئی تھپک رہا تھا۔

ایک دن، اس کی والدہ نے بھی کہا:

"بیٹا، پردے کی کیا ضرورت ہے؟ جوان لڑکی ہو، نوکری کرنی ہے،

دیکھنے والا بھی کوئی ہونا چاہیے!"

یہ سن کر اس کی آنکھوں میں نمی آ گئی،

لیکن اُس نے بڑی نرمی سے کہا:

"امی! اگر اللہ دیکھ رہا ہو،

تو کسی اور کی نظر کی پرواہ کیوں ہو؟"

پھر ایک ایسا وقت آیا جب لوگ حیران تھے کہ

کیسے وہ تنہائی میں بھی اتنی پُر سکون ہے؟

کیسے اُس کے چہرے پر وہ نور ہے جس کا کوئی میک اپ نہیں؟

کیسے وہ لڑکی جس کے پاس سب کچھ تھا،

اب صرف اللہ کے سہارے سے جیتی تھی

-----؟-ِ-----؟---------------

باب چہارم:

"خاموش سوال...رب کے حضور"

"کبھی تم نے تنہائی میں اللہ کو پکارا ہے؟

ایسے جیسے تمہیں ڈر ہو کہ کہیں وہ ناراض تو نہیں؟

ایسا لگے جیسے تمہارا دل کسی اندھیرے میں اٹکا ہو...

بس اُس وقت ایک سرگوشی ہوتی ہے:

'واپس آجاؤ، میں یہی ہوں...'"

حَنام کی زندگی میں اب سکون تھا—

مگر اندر ہی اندر کچھ ایسا تھا، جو وہ کسی کو نہ بتا سکی۔

نماز میں آنکھیں بند کر کے سجدے میں جاتی تو دل میں عجیب سا خوف آتا...

"یااللہ! تُو مجھ سے ناراض تو نہیں؟

میں جتنا تجھ سے جُڑتی ہوں،

اتنا ہی خالی کیوں محسوس کرتی ہوں؟

کیا میں منافق ہو گئی ہوں؟"

وہ جب کبھی خوش ہوتی تو دل میں ایک خیال آتا:

"اللہ نے تو آزمائش کا وعدہ کیا ہے،

کہیں یہ سکون فریب تو نہیں؟"

اور جب کبھی روتی، تو سوچتی:

"یہ رونا بھی کہیں رب کی ناراضی کی نشانی تو نہیں؟"

وہ کبھی وضو کرتی تو کپکپاتی تھی۔

کبھی قرآن پڑھتی تو دل کہتا:

"کیا تُو واقعی رب کے قابل ہو گئی ہے؟

اتنے سال غفلت میں رہی...

اب اتنی آسانی سے کیسے قبول ہو سکتی ہے؟"

یہ دل کا مرَض نہیں تھا...

یہ رب کے سامنے جھکنے کا پہلا خوف تھا،

جس میں انسان خود کو بالکل ننگا محسوس کرتا ہے—

خطاؤں کے ساتھ، گناہوں کے ساتھ، کمزوریوں کے ساتھ۔

ایک رات تہجد میں اس نے سجدہ کیا اور بس اتنا کہا:

"یا اللہ!

میں یہ نہیں جانتی کہ میں قابل ہوں یا نہیں،

پر میں تیرے بغیر نہیں جی سکتی۔

میں تھک گئی ہوں لوگوں کے اندازوں سے،

اب بس تُو مجھے تھام لے...

کیونکہ تُو ہی کافی ہے۔"

اسی سجدے میں اُس کا دل جیسے "صاف" ہو گیا۔

ایک نرمی، ایک مان، ایک یقین اندر اتر آیا۔

"اللہ جب اپنے بندے کو توڑتا ہے،

تو صرف اس لیے کہ وہ اپنے سوا کسی کے سامنے نہ جھکے۔"

اب وہ پہلے سے بھی زیادہ گہرا تعلق محسوس کرنے لگی—

بس رب سے،

نہ کسی سے شکایت، نہ کسی سے اُمید

##############

—

باب پنجم:

جب دل رب کی طرف لوٹتا ہے

کمرہ خاموش تھا، رات سیاہ تھی—

لیکن اس کی آنکھیں جاگ رہی تھیں۔

پلنگ پر لیٹی، وہ چھت کو تکتی رہی۔

نہ نیند آرہی تھی، نہ دل کو قرار۔

دِل ایک ہی جملہ دہرا رہا تھا:

"کیا اللہ مجھ سے راضی ہے...؟"

کتنی بار تسبیح ہاتھ میں لی،

کتنی بار قرآن کھولا...

مگر دل کی دھڑکن بس ایک ہی دعا بن گئی:

"یا رب...! مجھے معاف کر دے،

اگر میں نے کبھی کسی لمحے میں تجھے نظرانداز کیا۔"

وہ دن جو وہ غفلت میں گزار چکی تھی،

اب خوابوں میں آکر اس کا گریبان پکڑتے تھے۔

"میں نے تراذ کر چھوڑا،

تو نے مجھے یاد رکھا،

میں نے ترادر چھوڑا،

تو نے مجھے تنہا نہ چھوڑا...

کیا کوئی اور ایسا مہربان ہو سکتا ہے...؟"

رات کی خاموشی میں اس نے تکیے کو آنسوؤں سے بھیگنے دیا۔

اور پہلی بار یہ سمجھ آئی کہ :

>"نماز صرف فرض نہیں،

یہ تو روح کا سانس ہے۔

ذکر صرف وظیفہ نہیں،

یہ تو دل کی دوا ہے۔

اور سجدہ صرف جھکنا نہیں،

یہ تو خود کو رب کے حوالے کرنا ہے..."

"یااللہ!

اب مجھے کسی چیز کی طلب نہیں

اگر تو راضی ہے...

تو میں سب ہار کر بھی کامیاب ہوں!"

اُسی رات تہجد کی انماز میں اس نے سجدہ کیا——

نرمی سے، خلوص سے،

جیسے ہر قطرہ اس کے دل کو دھو رہا ہو۔

اور جب اس نے سجدہ کیا...

تو اُس لمحے لگا جیسے رب اس کے قریب بیٹھا ہے...

اور کہہ رہا ہو:

>"لوٹ آؤ...

میں تمہارے انتظار میں تھا۔"

اب وہ چپ نہ رہی۔

ہر لمحہ رب سے بات کرنے لگی۔

سفر، کھانا، پڑھائی، تنہائی——

ہر چیز میں بس ایک ہی موجودگی تھی:

اللہ کی۔

پھر وہ لمحہ بھی آیا،

جب رب نے اس کے دل کے سوالوں کا جواب اپنے انداز میں دیا...

باب ششم

محبت جو عبادت بن گئ

ــــــــــــــــ

شام کا وقت تھا

ایک دن اس کی ماما کی بہت پرانی دوست ان کے گھر آئیں اں کو شائد حنام نے اپنے بچپن میں دیکھا تھا اسی لیے یاد نہیں تھیں اور وہ بھی اپنی زندگی کی مصروفیات میں مصروف تھیں اور آتی نہیں تھیں

اس دن وہ آئیں اور ماما ساتھ پرانی باتوں میں مگن رہی باتوں میں

ماما سے بار بار حنام کا پوچھتی اور ماما بھی حنام کو آواز لگاتی لیکن حنام نہیں جانا چاہتی تھی ان کے سامنے

حنام کو اب اچھا نہیں لگتا تھا کوئی اس کے پردے کی وجہ سے اس کو عجیب نظروں سے دیکھے

لیکن پھر اس کی ماما خود اس کو لینے آئیں اور اس کو جانا ہی پڑا

ان کا رویہ اس کی توقع کے برعکس تھا

وہ اس سے بہت پیار سے ملی

حنام کو بہت اچھا لگا وہ اس سے اور ماما باتیں کرتی رہی کافی دیر تک ا۔ اور پھر آنے کا کہہ کر چلی گئی

............ہے

کچھ دنوں بعد وہ آئیں اور مجھے بہت اچھا لگا لیکن جو بات وہ کر کے گئیں تو مجھے ان کا پیار بھرا رویے کی وجہ سمجھ آئی

وہ اپنے اکلوتے بیٹے کے لیے مجھے پسند کر کے گئیں تھیں اور اب باقاعدہ رشتہ لائیں تھیں میری ماما کو تو کوئی اعتراض نہ تھا کیونکہ ان کو لگتا تھا کہ اب میرے پردے کی وجہ سے کوئی مجھ سے شادی نہیں کرے گا اور اب انہوں نے بابا کو بھی منا لیا تھا اور مجھے یہ کہہ کر چپ کروا دیا کہ

پردا اپنی مرضی سے کیا تھا اب رشتہ میر ضی سے کرو

اور ویسے بھی مجھے اللہ پر پورا بھروسہ تھا تو میں نے اپنا ہر معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا

ہاں البتہ رات کو استخارہ ضرور کیا کیونکہ مجھے اب ہر مامعلے میں اللہ کی رائے لینا پسند تھی

پھر میرا اس سے رشتہ کیا نکاح کی تاریخ بھی رکھ دی گئی اور نکاح کی تقریب سادگی سے کریں اس مامعلے میں اللہ نے میری مدد کی کے وہ لڑکے کی خواہش تھی کہ سادگی سے ہی کرنا ہے اور کوئی شور شرابہ نہ ہو

جس پر میری ماما سب سے زیادہ راضی تھیں

ہاں اگر یہ میری خواہش ہوتی تو وہ کبھی نہ کرتی لیکن میں بھی ان کی ہی بیٹی ہوں ضرور سادگی سے ہی کرتی بلکل سنت کے مطابق

لیکن اللہ نے مجھے بچا لیا شکر الحمد اللہ

#######

ساری تیاریوں میں نکاح کا دن بھی آ گیا۔

میں ویسے تو مطمئن تھی لیکن میرا دل کبھی کبھی شیطان کے جھانسے میں اجاتا اور میرا توکل کم کرنے کی کوشش کرتا کیونکہ میں نے ماما کے لاکھ کہنے پر بھی لڑکے کی تصویر نہ دیکھی تھی

جب اللہ پر توکل کر لیا تو پھر کیوں دیکھوں میں اور اب یہی کمزوری شیطان پکڑ کر وار کر رہا تھا

جب قاضی صاحب نے "قبُول ہے" کہلوایا،

تو نہ صرف زبان نے، بلکہ دل نے بھی رب کی رضا قبول کی۔

حَنام کی آنکھوں میں آنسو تھے،

مگر یہ کمزوری کے نہیں،

شکر کے آنسو تھے۔

> "یہ نکاح نہیں،

یہ میرا دوسرا سجدہ ہے——

جو میں اللہ کے سامنے،

کسی گواہ کے بغیر کرتی ہوں۔"

رخصتی ہوگئی سادگی سے اور اسکا دن اداس تھا کہ اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کر جانا

آسان نہ تھا

لیکن وہ اگلے سفر کے لیے تیار تھی

اہل کے گھر اس کا استقبال سادگی مگر بہت خوب صورت انداز میں کیا گیا تھا

اور جب اس نے اپنے شوہر کو دیکھا تو حیران رہ گئی کہ اہل میر اسکا شوہر تھا

مطلب جس کے لفظوں نے اس کو بدلا اب وہی اسکا شریک حیات تھا

اس کو انجانی خوشی ہوئی تھی

اور اس نے اپنے رب کا دل میں شکر کیا اور اپنے اللہﷻ پر توکل پر اس کو رونا آیا کہ اگر ہم اللہﷻ پر بھروسہ رکھیں تو وہ بہت خوب صورت انداز میں نوازتا ہے

اس کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے

آنسو دیکھ کر آہل نے اس سے پوچھا

آہل نے آہستہ سے پوچھا:

"کیا تم خوش ہو؟"

حَنام نم آنکھوں سے مسکرائی،

اور بس اتنا کہا:

>"میں نے اپنی زندگی میں جو پہلا سجدہ کیا تھا،

یہ اُس سجدے کا انعام ہے۔

اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور انھوں نے مجھے بہت خوب صورت نوازا

آہل نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا:

> "ہم ایک دوسرے کی محبت نہیں،

ایک دوسرے کی عبادت بنیں گے۔

ان۔ک یہ سفر خوبصورت اور اللہ کی رضا اور عبادت سے بھرپور رہے

چند مہینے بعد،

آہل اور حنام نے اپنا پہلا مشترکہ خواب شروع کیا:

حنام نے آہل کو بتایا تھا کہ اسکا خواب ہے مدرسہ بنائے اور اپنے جیسی لڑکیوں کو تعلیم دے اور سیدھا راستے کی طرف راہنمائی کرے

''نور الہدیٰ مدرسہ''—— صرف علم نہیں،

بلکہ ایمان، اخلاق، اور روحانی تربیت کا مرکز۔

''ہم چاہتے تھے کہ وہ بچیاں، <

جو کبھی اندھیرے میں تھیں——

ان کے لیے ہم وہ چراغ بنیں،

جو ہمیں اللہ نے دیا۔"

مدرسہ چھوٹا تھا،

لیکن دل بہت بڑا...

دونوں صبح خود بچوں کو خوش آمدید کہتے،

دوپہر میں درس دیتے،

اور شام کو مل کر دعا مانگتے:

>"یااللہ،

ہمیں خالص اپنے لیے رکھ...

کبھی دکھاوا، ریاکاری یا شہرت نہ آئے...

بس تو راضی ہو، یہی ہماری کامیابی ہے۔"

کئی سال گزر گئے...

مدرسہ اب "جامعۃ الحَیاء" بن چکا تھا—

جہاں دنیا بھر سے بچیاں علم، تقویٰ، اور سیرت سیکھنے آتی تھیں۔

اور ایک دن، حنام اپنی چھوٹی بیٹی کو اپنے ساتھ لے گئی،

اور اُسے پہلی بار سجدہ سکھایا۔

> "بیٹا، بس یہ سجدہ کبھی نہ چھوڑنا۔

اسی سجدے سے رب ملتا ہے،

محبت ملتی ہے،

اور منزل بھی..."

✿ اختتام: اللہ کی راہ... سب سے خوبصورت راستہ

کہانی ختم نہیں ہوئی—

بلکہ یہ تو رب کی محبت کا ایک باب تھا۔

جب انسان دل سے توبہ کرتا ہے،

تو رب دل سے محبت کرتا ہے۔

>"پہلا سجدہ وہ ہوتا ہے،

جب انسان ٹوٹتا ہے...

اور رب جوڑ دیتا ہے۔

پھر سارا سفر آسان ہو جاتا ہے،

کیونکہ راستہ نور میں ڈھل جاتا ہے۔"

اپڑھنے کے لیے شکریہ

جزاکَ اللہُ خیراً

ختم شدہ